احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 18 جنوری 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 18 جنوری 2013ء 5 ربیع الاوّل 1434 ہجری 18 صلح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 16

اہل کو مسلسل نصیحت

اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔ (طٰہٰ:133)

(ابراہیمؑ نے دعا کی) اے ہمارے رب! یقیناً میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں تیرے معزز گھر کے پاس آباد کردیا ہے۔ اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم کریں۔ پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے۔ اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا کرتا کہ وہ شکر کریں۔ (ابراہیم:38)

اور وہ (اسماعیل) اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کرتا تھا اور اپنے رب کے حضور بہت ہی پسندیدہ تھا۔ (مریم:56)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت ام المومنین میمونہؓ کے پاس گزاری۔ جب آدھی رات گزر گئی یا اس سے کچھ پہلے یا اس سے کچھ بعد۔ تو حضرت نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے۔ سورۃ آل عمران کی آخر کی دس آیتیں پڑھیں پھر وضو کیا اور نماز تہجد کے لئے کھڑے ہوگئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ میں نے بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز تہجد ادا کی۔ رسولؐ اللہ نے دو دو رکعتیں کرکے نماز تہجد پڑھی اور آخر میں وتر پڑھے۔ پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ فجر کی نماز کا وقت ہوگیا۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب العمل فی الصلوٰۃ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ سخت گرمی کی حالت میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ گرمی کی شدت اس قدر ہوتی کہ زمین پر پیشانی لگانا مشکل ہوجاتا تو بعض صحابہؓ کپڑا اچھا کر اس پر سجدہ کرتے۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب السجود علی الثوب فی شدۃ الحر)

صحابہ کرامؓ کو اذان دینے کا اس قدر شوق تھا کہ بعض دفعہ قرعہ ڈالنا پڑتا کہ کون اذان دے۔ بخاری شریف میں یہ حدیث درج ہے کہ صحابہؓ اذان دینے کے لئے مسابقت کرتے۔ کوئی کہتا میں اذان دوں گا اور دوسرا کہتا میں اذان دوں گا۔ اس پر حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے ان میں قرعہ ڈالا۔ (بخاری کتاب الاذان۔ باب الاستھام فی الاذان)

بعض صحابہؓ کا یہ طریق تھا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد پھر اپنی قوم کے پاس واپس جاتے اور انہیں نماز پڑھاتے۔ چنانچہ حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے پھر جا کر اپنی قوم میں امامت کرتے اور وہی نماز ان کو پڑھاتے۔

(بخاری کتاب الاذان باب ماطوّل الامام)

آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں عورتیں بھی اپنے رب کی عبادت بجالانے کے شوق میں مساجد میں جایا کرتی تھیں۔ کیونکہ آنحضرتؐ کا ارشاد مبارک تھا کہ عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں جانے سے نہ روکو۔

(بخاری کتاب الجمعه)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز میں کئی مسلمان عورتیں بھی چادروں میں لپٹی ہوئی نماز ادا کرتیں۔ پھر (نماز کے بعد) اپنے گھروں کو لوٹ جاتیں (اندھیرے کی وجہ سے) کوئی انہیں نہ پہچانتا۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب کم تصلی المرأۃ من الثیاب)

سود امن کی بربادی کا باعث ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”پھر سود کی وجہ سے معاشرے کا امن کس طرح برباد ہو رہا ہے۔ جو غریب ہے وہ غربت کی چکی میں پستا چلا جاتا ہے۔ پیسے والا اس سود کے پیسے سے اپنی تجوریاں بھر رہا ہوتا ہے۔ اور بظاہر بے تحاشہ پیسہ کمانے والا جو شخص ہے وہ اپنے خزانے بھر رہا ہوتا ہے، لیکن دل کا چین اور سکون ان میں نہیں ہوتا۔ کئی لوگ ہیں جو لکھتے ہیں اور کہتے ہیں بلکہ پاکستان میں مَیں نے دیکھے بھی ہیں کہ پیسوں کے باوجود راتوں کی نیندیں اڑ جاتی ہیں۔ تو یہ عموماً سود ہی ہے جس نے ایک ملک کے معاشرے میں ملکی سطح پر بھی انفرادی سطح پر بھی پیسے کو ایک خاص طبقے کے گرد منتقل کردیا ہے، ایک جگہ جمع کردیا ہے۔ اور عموماً امیر ملکوں میں بھی جہاں بظاہر اچھے حالات ہیں، اسی سود کی وجہ سے تقریباً ہر شخص یا اکثریت قرض کی دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں۔ اس کو محسوس نہیں کرتے اور اپنی زندگی میں اس سے باہر نہیں نکل سکتے۔“

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 242)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت لیب ٹیکنیشن

ادارہ نور العین کے شعبہ لیبارٹری میں دو عدد (ٹیکنیشن / آپرینٹس) کی ضرورت ہے۔ ایسے امیدوار جنہوں نے لیب ٹیکنیشن کا ڈپلومہ کیا اور سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلّہ / امیر جماعت سے تصدیق کرواکر صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے نام ادارہ نور العین میں بھجوادیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 48

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم ﷺ کے حالات اور خلق عظیم

سیرت آنحضرت ﷺ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات بیان کرنے کے بعد اب میں آپ کے اخلاق کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کے اخلاقِ حسنہ کے متعلق مجموعی شہادت وہ ہے جو آپ کی قوم نے دی کہ آپ کی نبوت کے دعویٰ سے پہلے آپ کی قوم نے آپ کا نام امین اور صدیق رکھا۔

(سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 209,210+ بخاری کتاب التفسیر۔تفسیر سورۃ تبت......)

دنیا میں ایسے لوگ بہت ہوتے ہیں جن کی نسبت بددیانتی کا ثبوت نہیں ملتا۔ ایسے لوگ بھی بہت ہوتے ہیں جن کو کسی کڑی آزمائش میں سے گزرنے کا موقع نہیں ملتا۔ ہاں وہ معمولی آزمائشوں سے گزرتے ہیں اور ان کی امانت قائم رہتی ہے لیکن اِس کے باوجود ان کی قوم ان کو کوئی خاص نام نہیں دیتی۔ اس لئے کہ خاص نام اُسی وقت دیئے جاتے ہیں جب کوئی شخص کسی خاص صفت میں دوسرے تمام لوگوں پر فوقیت لے جاتا ہے۔ لڑائی میں شامل ہونے والا ہر سپاہی اپنی جان کو خطرہ میں ڈالتا ہے لیکن نہ انگریزی قوم ہر سپاہی کو وکٹوریہ کراس دیتی ہے نہ جرمن قوم ہر سپاہی کو آئرن کراس دیتی ہے۔ فرانس میں علمی مشغلہ رکھنے والے لوگ لاکھوں ہیں لیکن ہر شخص کو لیجن آف آنرز (LEGION OF HONOUR) کا فیتہ نہیں ملتا۔ پس محض کسی شخص کا امانت دار اور صادق ہونا اُس کی عظمت پر خاص روشنی نہیں ڈالتا۔ لیکن کسی شخص کو ساری قوم کا امین اور صدیق کا خطاب دے دینا یہ ایک غیر معمولی بات ہے۔ اگر مکہ کے لوگ ہر نسل کے لوگوں میں سے کسی کو امین اور صدیق کا خطاب دیا کرتے تب بھی امین اور صدیق کا خطاب پانے والا بہت بڑا آدمی سمجھا جاتا، لیکن عرب کی تاریخ بتاتی ہے کہ عرب لوگ ہر نسل میں کبھی کسی آدمی کو یہ خطاب نہیں دیا کرتے تھے بلکہ عرب کی سینکڑوں سال کی تاریخ میں صرف ایک ہی مثال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملتی ہے کہ آپ کو اہل عرب نے امین اور صدیق کا خطاب دیا۔ پس عرب کی سینکڑوں سال کی تاریخ میں قوم کا ایک ہی شخص کو امین اور صدیق کا خطاب دینا بتاتا ہے کہ اُس کی امانت اور اُس کا صدق دونوں اتنے اعلیٰ درجہ کے تھے کہ ان کی مثال عربوں کے علم میں کسی اور شخص میں نہیں پائی جاتی تھی۔ عرب اپنی باریک بینی کی وجہ سے دنیا میں ممتاز تھے پس جس چیز کو وہ نادر قرار دیں وہ یقیناً دنیا میں نادر ہی سمجھے جانے کے قابل تھی۔

پھر ایک اجماعی شہادت آپ کے اخلاق پر حضرت خدیجہؓ نے آپ کی بعثت کے وقت دی جس کا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح میں ذکر کرچکا ہوں۔ اب میں چند مثالیں آپ کے اخلاق کی تشریح کے لئے اِس جگہ بیان کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کے اخلاق کے مخفی گوشوں پر بھی اس کتاب کے قارئین کی نظر پڑ سکے۔

آنحضرت ﷺ کی ظاہری و باطنی صفائی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ نہ آپ کبھی بدکلامی کرتے تھے اور نہ فضول قسمیں کھایا کرتے تھے۔

(بخاری کتاب الادب باب ما ینھی من السباب واللّعن + بخاری کتاب الادب باب لم یکن النبی ﷺ فاحشا)

عرب میں رہتے ہوئے اس قسم کے اخلاق ایک غیر معمولی چیز تھے۔ یہ تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ عرب لوگ عادتاً فحش کلامی کرتے تھے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عرب لوگ عادتاً قسمیں کھایا کرتے تھے اور آج تک بھی عرب میں قسم کا رواج کثرت سے پایا جاتا ہے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کا اتنا ادب کرتے تھے کہ اس کا بے موقع نام لینا کبھی پسند نہ کرتے تھے۔ صفائی کا آپ کو خاص طور پر خیال رہتا تھا آپ ہمیشہ مسواک کرتے تھے اور اس بارہ میں اتنا زور دیتے تھے کہ بعض دفعہ فرماتے اگر مجھے اس بات سے نہ ڈروں کہ مسلمان تکلیف میں پڑ جائیں گے تو میں ہر نماز پڑھنے سے پہلے مسواک کرنے کا حکم دے دوں۔

(بخاری کتاب الجمعۃ باب السواک یوم الجمعۃ)

کھانا کھانے سے پہلے بھی آپ ہاتھ دھوتے تھے اور کھانا کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھوتے اور کلی کرتے تھے بلکہ ہر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد کلی کرتے اور آپ پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد بغیر کلی کئے نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب المضمضۃ بعد الطعام)

مساجد جو مسلمانوں کے جمع ہونے کی واحد جگہ ہیں ان کی صفائی کا آپ خاص طور پر خیال رکھتے تھے اور مسلمانوں کو اس بات کی تحریک کرتے رہتے تھے کہ خاص اجتماع کے دنوں میں مسجدوں کی صفائی کا خیال رکھا کریں اور ان میں خوشبو جلایا کریں تاکہ ہوا صاف ہو جائے۔

(مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب المساجد)

اسی طرح آپ ہمیشہ صحابہ کو نصیحت کرتے رہتے تھے کہ اجتماع کے موقع پر بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں نہ آیا کریں۔

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب مایکرہ من الثوم والبقول)

سڑکوں کی صفائی کا آپ خاص طور پر وعظ فرماتے تھے۔ اگر سڑک پر جھاڑیاں یا پتھر یا اور کوئی گندی چیز پڑی ہوتی تو آپ خود اُس کو اُٹھا کر سڑک سے ایک طرف کر دیتے اور فرماتے کہ جو شخص سڑکوں کی صفائی کا خیال رکھتا ہے، خدا اُس پر خوش ہوتا ہے اور اسے ثواب عطا فرماتا ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل ازالۃ الاذی)

اسی طرح آپ فرماتے تھے رستہ کو روکنا نہیں چاہئے۔ رستوں پر بیٹھنا یا ان میں کوئی ایسی چیز ڈال دینا جس سے مسافروں کو تکلیف ہو یا رستہ میں قضائے حاجت وغیرہ کرنا یہ خدا تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔ (مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ باب آداب الخلاء)

پانی کی صفائی کا بھی آپ کو خاص خیال تھا آپ ہمیشہ اپنے صحابہ کو یہ نصیحت فرماتے تھے کہ کھڑے پانی میں کسی قسم کا گند نہیں ڈالنا چاہئے۔ اسی طرح کھڑے پانی میں بول و براز کرنے سے بھی آپ سختی سے روکتے تھے۔

(بخاری کتاب الوضوء باب البول فی الماء الدائم)

کھانے پینے میں سادگی اور تقویٰ

کھانے پینے میں آپ سادگی کو ہمیشہ ملحوظ رکھتے تھے۔ کھانے میں کبھی نمک زیادہ ہو جائے یا نمک نہ ہو یا کھانا خراب پکا ہو، تو آپ کبھی اظہار ناراضگی نہیں فرماتے تھے۔ جہاں تک ممکن ہوسکتا تھا آپ ایسا کھانا کھا کر پکانے والے کو دلشکنی سے بچانے کی کوشش کرتے تھے لیکن اگر بالکل ہی ناقابل برداشت ہوتا تو آپ صرف ہاتھ کھینچ لیتے تھے اور یہ ظاہر نہیں کرتے تھے کہ مجھے اِس کھانے سے تکلیف پہنچی ہے۔

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب ماعاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاماً)

جب آپ کھانا کھانے لگتے تو کھانے کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھتے اور فرماتے مجھے یہ تکبرانہ رویہ پسند نہیں کہ بعض لوگ ٹیک لگا کر کھانا کھاتے ہیں گویا وہ کھانے سے مستغنی ہیں۔

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب الاکل متکئا)

جب آپ کے پاس کوئی چیز آتی تو اپنے صحابہؓ میں بانٹ کر کھاتے۔ چنانچہ آپ کے پاس ایک دفعہ کچھ کھجوریں آئیں آپ نے صحابہ کا اندازہ لگایا تو سات سات کھجوریں فی کس آتی تھیں۔ اس پر آپ نے سات سات کھجوریں صحابہ میں بانٹ دیں۔

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب ما کان النبی ﷺ واصحابہٗ یاکلون)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب ما کان النبی ﷺ واصحابہٗ یاکلون)

ایک دفعہ آپ رستہ میں سے گزر رہے تھے کہ آپ نے دیکھا ایک بکری بھون کر لوگوں نے رکھی ہوئی ہے اور دعوت منا رہے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اُن لوگوں نے آپ کو بھی دعوت دی مگر آپ نے انکار کر دیا

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب ما کان النبی ﷺ واصحابہٗ یاکلون)

اس کی یہ وجہ نہیں تھی کہ آپ بھونا ہوا گوشت کھانا پسند نہیں کرتے تھے بلکہ آپ کو اِس قسم کا تکلف پسند نہیں تھا کہ پاس ہی غرباء تو بھوکے پھر رہے ہوں اور اُن کی آنکھوں کے سامنے لوگ بکرے بھون بھون کر کھا رہے ہوں۔ ورنہ دوسری احادیث سے ثابت ہے کہ آپ بھونا ہوا گوشت بھی کھا لیا کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تین دن متواتر پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا اور یہی حالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک رہی۔

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب ما کان النبی ﷺ واصحابہٗ یاکلون)

کھانے کے متعلق آپ اِس بات کا خاص طور پر خیال رکھتے تھے کہ کوئی بغیر بُلائے کسی دعوت کے موقع پر دوسرے کے گھر کھانا کھانے کے لئے نہ چلا جائے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے آپ کی دعوت کی اور یہ بھی درخواست کی کہ آپ چار آدمی اپنے ساتھ اور بھی لیتے آئیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے گھر کے دروازہ پر پہنچے تو آپ کو معلوم ہوا کہ ایک پانچواں شخص بھی آپ

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

جنرل اختر حسین ملک صاحب اور بریگیڈیئر عبد العلی ملک صاحب کی خدمات

ایک بھائی نے مقبوضہ کشمیر میں گرینڈ سلیم اور دوسرے نے دفاع وطن کا حق ادا کردیا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ستمبر 1965ء کے معرکۂ ہندو پاک میں پاکستان کی افواج کے جذبۂ ایثار اور عوام کے جوش واتحاد کی بدولت جس طرح وطن عزیز کو اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن کے مقابلے میں زبردست کامیابی حاصل ہوئی، اس کا تذکرہ تاریخ پاکستان کا ایک مستقل باب بن گیا ہے اور ہر سال ستمبر میں نئے نئے مضامین اور تفاصیل سے اس قابل ذکر و قابل قدر باب میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ پاک فوج کے جن بہادروں نے غیر معمولی جرأت وشجاعت اور ایثار وقربانی کا مظاہرہ کیا ان میں سے مادر وطن کی حفاظت کرتے ہوئے بے دریغ قربان ہوجانے والے میجر عزیز بھٹی کو پاک فوج کا سب سے بڑا اعزاز نشان حیدر دیا گیا۔ جبکہ نشان حیدر کے بعد دوسرا سب سے بڑا اعزاز ہلال جرأت پانے والوں میں دو احمدی سپوتوں جنرل اختر ملک (فاتح چھمب جوڑیاں۔ مقبوضہ کشمیر) اور چونڈہ کا مردِ میدان بریگیڈیئر (بعد میں جنرل) عبد العلی ملک کا نام نمایاں ہیں۔

اب جو مستند حوالے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کئے جارہے ہیں ان سے یہ بات واضح ہوجائے گی کہ ان دونوں کمانڈروں نے مشکل ترین حالات میں اپنے اپنے محاذ پر زبردست کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ جن کا تذکرہ دشمن کے خلاف کامگار یلغار اور دفاع وطن کے ابواب میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

سب سے پہلے 1965ء کی جنگ کے دوران افواج کے ولولے اور قوم کے اتحاد کا حیرت انگیز نظارہ دیکھتے ہیں۔

علمی و ادبی شخصیت ڈاکٹر حسین احمد پراچہ اپنے مضمون ’’جنگ ستمبر کی یادیں اور آج کا پاکستان‘‘ کے کالم نمبر 3 میں لکھتے ہیں۔

’’جب بھارت نے پاکستان پر حملہ کردیا تو صدر ایوب نے ریڈیو پر آکر پُرجوش تقریر کی اور افواج پاکستان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ میرے بہادر سپاہیو! کلمۂ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے دشمن پر ٹوٹ پڑو۔ اس کے ساتھ ہی صدر نے سیاست دانوں اور عوام سے اس نازک گھڑی میں متحد ہونے کی درخواست کی۔ اس اعلان کے اگلے لمحے تمام سیاستدان، تمام دانشور، تمام صحافی اور عوام متحد ہوکر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن چکے تھے اور اپنے اختلافات بھلا چکے تھے .... جنگ کے آغاز کے بعد بکھرے ہوئے گروہ متحد ہوچکے تھے۔ ناراض سیاست دان رنجشیں بھلا کر باہم شیر و شکر ہو چکے تھے، سیاسی پارٹیاں اپنے اپنے مفادات کو پس پشت ڈال کر قومی مفادات کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہوچکی تھیں اور جہاں تک پاکستانی قوم کا تعلق ہے، اس کے جذبے، اس کے ولولے اور اس کے ہمہمے دیدنی تھے۔ اگر حکومت نے کہا کہ ہمیں گاڑیوں کی ضرورت ہے تو سب لوگ اپنی مرسڈیز تک لے کر گھروں سے نکل آئے اور انہوں نے چابیاں پیش کردیں۔ سترہ روز جنگ نے ہمیں ہجوم سے قوم بنا دیا تھا۔ آج کی صورت حال دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے............۔

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 6 ستمبر 2010ء ادارتی صفحہ)

ائیر مارشل نور خان کی جنرل اختر ملک سے ملاقات

1965ء میں پاک فضائیہ کے نامور چیف ائیر مارشل نور خان (مرحوم) کا ایک انٹرویو نوائے وقت سنڈے میگزین میں شائع ہوا تھا۔ ایک سوال کے جواب میں ائیر مارشل نور خان بیان کرتے ہیں۔

’’........... جنرل اختر ملک شمالی علاقہ کے کمانڈر تھے میں جب ان سے ملا تو انہوں نے بتایا کہ سرحدی صورت حال خطرناک ہوچکی ہے۔ ہم نے بھی اپنی آٹھ ہزار فوج کو سرحد کے ساتھ لگا دیا ہے اور کسی بھی صورت حال کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس جواب سے مجھے اندازہ ہوگیا کہ جنگ 100 فیصد یقینی ہے۔ سرحدی جھڑپوں کے دوران ہماری فوج کشمیر کی سرحد سے مقبوضہ کشمیر میں داخل ہوگئی جس سے انڈیا بوکھلا گیا اور اپنی ناکامی کو چھپانے کے لئے دوسرے محاذوں پر جنگ چھیڑ دی۔‘‘

(از انٹرویو مطبوعہ نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 6 ستمبر 2009ء ص 4 کالم نمبر 2)

ہندوستانی جارحیت کی ابتداء اور مکمل پسپائی

معروف صحافی عزیز ظفر آزاد اپنے مضمون ’’6 ستمبر 1965ء ریاضتوں کے اجر اور شہادتوں کے ثمر کا دن‘‘ مطبوعہ نوائے وقت میں تحریر کرتے ہیں:

(بھارت نے) ’’جارحیت کی ابتداء وطن عزیز کے صوبہ سندھ کے علاقہ رن آف کچھ سے کی جو کہ بھارتی گجرات سے ملحق ہے۔ مارچ 1965ء میں بڑے غرور اور تکبر کے ساتھ حملہ آور ہوا۔ 4/اپریل 1965ء تک مزید کچھ علاقوں پر قابض ہوگیا۔ پاک فوج کے بریگیڈیئر افتخار خان (جنجوعہ۔ ناقل) کی قیادت میں جب رن آف کچھ کا رخ کیا تو ہندو ٹڈی دل کو نہ صرف پاک سرزمین سے مار نکالا۔ بلکہ 27/اپریل تک بے شمار جانی نقصان پہنچاتے ہوئے مال غنیمت میں جدید ترین امریکن اور یورپین اسلحہ اور گاڑیاں بھی میسر آئیں۔‘‘

(نوائے وقت ستمبر 2012ء)

فاتح چھمب جوڑیاں جنرل اختر حسین ملک کی یلغار کا احوال

معرکہ رن آف کچھ میں بھارت کی مکمل پسپائی کا ذکر کرنے کے بعد عزیز ظفر آزاد ایک اور تاریخی حقیقت بیان کرتے ہیں۔

’’اس کے بعد بدمست سورمے (ہندوستانی سپاہ۔ ناقل) مئی 1965ء میں کشمیر کے علاقہ سکردو کی تین اہم چوکیوں میں جا گھسے۔ جنگی اعتبار سے یہ اہم ترین علاقہ تھا جہاں صرف 45 سکاؤٹ موجود تھے جو بڑی بے جگری سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کرگئے۔ پاک فوج نے جوابی حکمت عملی کے طور پر آپریشن جبرالٹر ترتیب دیا جس کے تحت کشمیر سے مجاہدین بھرتی کئے گئے۔ اس آپریشن کی قیادت جنرل اختر حسین ملک کررہے تھے۔ 14 جولائی 1965ء آپریشن جبرالٹر کا آغاز کرتے ہوئے یہ فورس مقبوضہ کشمیر کے مختلف اطراف سے اہداف لے کر داخل ہوگئی جن کی تعداد تقریباً سات ہزار تھی۔ 7/اگست تک آپریشن کے نتائج ظاہر ہونے لگے۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی افواج کو لاتعداد ہلاکتوں اور کثیر اسلحے کے ڈپوؤں کی تباہی کا سامنا تھا یہ سب کچھ ہندی سیاسی اور عسکری قیادت کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ یکم ستمبر کو جنرل اختر حسین ملک ایک لشکر کے ہمراہ سرحد پار کرکے اکھنور کے قریب دریائے توی تک جا پہنچے اور جوڑیاں کے وسیع علاقے پر شدید جنگ کے بعد قبضہ کرلیا۔ جموں کی جانب پیش قدمی روکنے کے لئے بھارتی طیارے مدد کو آئے۔ پاک فضائیہ بھی حرکت میں آئی اور چار بھارتی طیارے بھی مار گرائے۔ جب اکھنور فتح ہونے کے قریب تھا تو جنرل اختر کو تبدیل کرکے کمان جنرل یحییٰ کو سونپ دی گئی۔ یہ تبدیلی کیوں ہوئی؟ پاک فوج کو آگے بڑھنے سے کس نے روکا؟ اس کے محرکات اور وجوہات کی تلاش تب بھی تھی اور آئندہ بھی رہے گی۔‘‘

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 6 ستمبر 2012ء)

(...........ٹوٹی کہاں کمند)

اکھنور تو تمہارے سامنے خالی پڑا تھا

سکھ آفیسر کا اظہار حیرت۔ بریگیڈیئر (ر) افتخار سرفراز ’’نوائے وقت سنڈے میگزین‘‘ کے نمائندوں سے معرکۂ کشمیر (یکم ستمبر 1965ء) کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے یہ دردناک انکشاف کرتے ہیں۔

’’اس روز ہم فتح کے بہت قریب تھے میرا دعویٰ ہے کہ جو پاک آرمی کی پوزیشن 1965ء میں تھی اس سطح پر ہم اب تک نہیں آسکے۔ اب کئی باتیں ایسی ہیں جن پر تبصرہ کرنے سے بہت سے راز سامنے آجائیں گے۔ انہیں رہنے دیں ...... جنگ کے بعد میرے ایک دوست (میں نام نہیں بتاؤں گا) امریکہ گئے۔ انہیں ایک سکھ آفیسر نے کہا کہ آپ کو کیا ہوا تھا ’’اکھنور‘‘ تو تمہارے سامنے خالی پڑا تھا...... آپ پیچھے کیوں ہٹ گئے۔‘‘

آپ اسے سیاسی مصلحت کہہ لیں یا ناکام سفارت کاری کا نام دے لیں۔‘‘

(نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 5 ستمبر 1999ء صفحہ 10)

عسکری تجزیہ نگار معین باری کے اہم انکشافات

معروف عسکری تجزیہ نگار کا ایک تفصیلی مضمون ’’جنرل یحییٰ خان‘‘ سے کچھ اہم اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

جنرل یحییٰ خان کا جنرل کی حیثیت سے کوئی

کارنامہ قابل تعریف نہیں۔سوائے اس کے کہ فیلڈ مارشل کے حکم سے انہوں نے اسلام آباد شہر کی منصوبہ بندی کی تھی۔ جب 12 ڈویژن جنرل اختر ملک کی کمان میں پیش قدمی کررہی تھی اور اکھنور کی فتح یقینی تھی عین اس وقت صدر ایوب خان نے ڈویژن کی کمان جنرل یحیٰی خان کو سونپ دی تا کہ فتح کا سہرا کمانڈر انچیف کے سر پر سجایا جاسکے۔ یحیٰی خان نے 12 ڈویژن کی پیش قدمی تین دن کے لئے روک دی۔ بہانہ منصوبہ بندی کا بنایا اور بھارتیوں نے اکھنور پر مزید مسلح افواج کے دستے بھیج دیئے۔ اس طرح پاک فوج اکھنور فتح نہ کرسکی''۔

بھارتی فوج کا کوئی کمال نہ تھا

مضمون نگار معین باری نے اپنے مضمون کے تیسرے کالم میں ایک بھارتی مؤرخ کا کھلا کھلا اعتراف حقیقت بھی درج کیا ہے موصوف لکھتے ہیں۔

''بھارتی مؤرخ لکھتا ہے کہ اکھنور کو بچانے میں بھارتی جرنیلوں کا کوئی کمال نہ تھا یہ سب دریائے توی پار کرتے وقت پاکستانی ہائی کمان کی نااہلی تھی جب انہوں نے ندی پار کرتے وقت گھوڑوں کو بدلی کردیا۔ یعنی جب 12 ڈویژن جنرل اختر ملک کی کمان میں تیزی سے اکھنور کی طرف پیش قدمی کررہی تھی وہاں جنرل یحیٰی کو مسلط کردیا اور پیش قدمی رک گئی۔''

12 ڈویژن کی پیش قدمی کیوں رک گئی

تجزیہ نگار معین باری اپنے متذکرہ مضمون میں ایک حد درجہ افسوسناک حقیقت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''جنرل یحیٰی خان کے آتے ہی 12 ڈویژن کی پیش قدمی کیوں رک گئی؟ وہ اس لئے کہ جنرل یحیٰی خان اپنے سٹاف کے ساتھ نئی منصوبہ بندی میں مشغول ہوگئے اور شراب میں مشغول ہوگئے اور شراب کے دور نے زمینی حقائق کو آنکھوں سے اوجھل کردیا۔اس فاش جنگی بلنڈر پر بھی یحیٰی خان کو پاک آرمی کا کمانڈر انچیف بنادیا گیا۔''

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 12/اگست 2008ء اداراتی صفحہ)

غصب شدہ اسلحہ واپس دلانے کا عظیم واقعہ

سینئر مضمون نگار رفیق عالم اپنے مضمون ''انا کا خول اور خاموش اکثریت'' میں چھمب جوڑیاں پر قبضے کے سلسلے میں ایک حیرت انگیز واقعہ بیان کرتے ہیں۔

1965ء میں ہندوستانی وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے پاکستان کے خلاف اپنی مرضی کا محاذ کھولنے کی دھمکی دی تھی پھر چار مہینے بعد حملہ کردیا۔ستمبر میں جنگ شروع ہوئی۔تو امریکہ سے پاکستان آنے والا اسلحہ بمبئی کی بندرگاہ پر اتار کر، ہندوستان کے حوالے کردیا گیا جو بھارتی وزارت دفاع نے کشمیر میں اپنی پوزیشن مستحکم کرنے کے لئے چھمب جوڑیاں منتقل کردیا۔ یہ اسلحہ ان چھاؤنیوں پر قبضہ کرنے کے بعد پاکستانی افواج نے اپنے قبضے میں لیا جس کی پیٹیوں پر صاف لکھا تھا ''Shipment to Pakistan'' ''ترسیل برائے پاکستان۔''

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 6 فروری 2007ء)

آخری الفاظ۔اکھنور، کشمیر

اپنے مضمون مطبوعہ نوائے وقت سنڈے میگزین میں ڈاکٹر شبیر احمد (امریکہ) رقمطراز ہیں۔

''1948ء کے بعد نقشہ تبدیل کرنے کے دو مواقع تو یقیناً آئے تھے۔ پہلا 1965ء میں جب میجر جنرل اختر ملک چھمب جوڑیاں سیکٹر میں آگے بڑھتے بڑھتے اکھنور پار کرنے لگے تھے اور کشمیر پکے پھل کی طرح پاکستان کی جھولی میں آگرنے والا تھا (دوسرے موقع کا ذکر آئندہ کبھی) فیلڈ مارشل ایوب خان صدر پاکستان تھے ان جیسے محبّ وطن صدر کو معلوم تک نہ ہوا اور محاذ کے کور کمانڈر نے عین موقع پر اختر ملک جیسے جانباز کو ایک عیاش جنرل یحیٰی خان سے بدل دیا۔ صاحبو! جیتی ہوئی بازی ہرگئی۔ جنرل اختر ملک کے چند سال کچھ اس طرح کے داغ لئے گزرے .... کہتے ہیں ترکی میں جنرل اختر ملک ٹریفک کے مہلک حادثے میں زخمی ہوئے تو آخری لمحات میں ان کی زبان پر دو الفاظ تھے۔''اکھنور، کشمیر!''

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت سنڈے میگزین 12 جون 2005ء ص 10 کالم نمبر 4)

چونڈہ کا مرد میدان بریگیڈئیر عبدالعلی ملک

قارئین کرام نے فاتح چھمب جوڑیاں جنرل اختر ملک سے متعلق مضمون کا حصہ پڑھ لیا ہے۔ جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان کی زیر کمان آپریشن جبرالٹر اور گرینڈ سلیم (GRAND SLAM) کی کارروائی حیرت انگیز اور لاجواب کارنامہ ہے جس میں دشمن کے زیر قبضہ علاقہ (مقبوضہ کشمیر) کے اندر برق رفتار یلغار کرکے ان کے زبردست اور مضبوط مورچوں اور کثیر سامان حرب کو تہس نہس کرتے ہوئے چھمب جیسے مضبوط ہندوستانی گڑھ کو چند گھنٹوں کے اندر فتح کرلیا۔

یعنی یہ OFFENSIVE کارروائی تھی (حملے میں پہل اور پیش قدمی) بعد میں چھ ستمبر کو ہندوستان نے لاہور پر حملہ کردیا اور اس کے بعد سیالکوٹ کے علاقہ پر قبضہ کرنے کے لئے اپنا پورا زور چونڈہ فتح کرنے پر لگا دیا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بریگیڈئیر (بعد میں جنرل) عبدالعلی ملک نے یہاں دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور دشمن کے ارادوں کو خاک میں ملا دیا اور اس طرح کامیاب DEFENSIVE (دفاعی) کارروائی کا حق ادا کردیا۔اب یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ دشمن کا چونڈہ کے میدان میں پورا زور لگادینے کا مقصد اور ارادہ کیا تھا۔

چونڈہ کے میدان کی مرکزی حیثیت

(الف) جنرل گل حسن (سابق کمانڈر انچیف پاکستان آرمی) اپنی انگریزی تصنیف (یادداشتیں۔پبلشر آکسفورڈ یونیورسٹی پریس) میں تحریر کرتے ہیں۔ (ترجمہ)

''24 بریگیڈ جو آگے چل کر چونڈہ کا محافظ بنا اور جس کے کمانڈر بریگیڈئیر (بعد میں لیفٹیننٹ جنرل) عبدالعلی ملک تھے کو کہا گیا کہ وہ جسٹر کے دفاع میں مدد کریں۔'' (یادداشتیں ص 192)

(ب) جنرل گل حسن آگے چل کر لکھتے ہیں۔

(ترجمہ)

''چونڈہ ہمارے دفاع کی بنیاد تھا۔ چونڈہ کا دفاع ٹوٹ جاتا تو سیالکوٹ کا دایاں حصہ خطرے میں پڑ جاتا اسی طرح بھارتی چونڈے سے گزر کر مرالہ راوی نہر پر مورچہ بند ہوجاتے۔ سیالکوٹ وزیر آباد سڑک خطرے میں پڑ جاتی اور نتیجۃً دشمن لاہور راولپنڈی روڈ پر آدھمکتا جس کے نتائج کے بیان کرنے کی حاجت نہیں۔''

(یادداشتیں ص 194)

دشمن چونڈہ کو اڈا بنانا چاہتا تھا

معروف صحافی اور جنگ ستمبر پر کتاب ''بدر سے باٹا پور'' کے مصنف عنایت اللہ تحریر کرتے ہیں۔

''دشمن دراصل چونڈہ کے وسیع میدان پر قبضہ کرکے اسے مزید مضبوط اڈا بنانا اور یہاں سے آگے بڑھنا چاہتا تھا۔ چناب تک کے علاقے پر قبضہ کرنے کے لئے اسے ایسے اڈے کی شدید ضرورت تھی۔ یہ ایک ایسی وجہ تھی کہ جنگ عظیم دوم کے بعد جنگوں کی تاریخ میں ٹینکوں کی دوسری بڑی جنگ کا میدان بن گیا۔ جنگ ستمبر میں اس جنگ کو فیصلہ کن جنگ تسلیم کیا گیا ہے کیونکہ بھارت کا بکتر بند ڈویژن ہندو کی جنگی قوت کے غرور اور فخر کی حیثیت رکھتا تھا۔''

(کتاب ''بدر سے باٹا پور تک'' ص 71-70)

علی جاگ رہا تھا

معروف مضمون نویس جناب معین باری ماضی میں فوج میں میجر کے عہدے پر فائز تھے۔ جنگ ستمبر 1965ء میں وہ سیالکوٹ سیکٹر میں فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ان کا ایک مضمون ''جنرل ٹکا خان کی یاد میں'' نوائے وقت کی 7/اپریل 2002ء کی اشاعت میں شامل ہے اس میں وہ اس تاریخی حقیقت کا اظہار کرتے ہیں۔

''اگرچہ بھارتی آرمرڈ ڈویژن اور دو انفنٹری ڈویژنوں نے چاروا کی طرف سے سیالکوٹ پر حملہ کردیا تھا لیکن اس وقت 8 ستمبر 9 بجے کے قریب بریگیڈئیر عبدالعلی ملک نے جنرل ٹکا خان کو اطلاع دی کہ سینکڑوں بھارتی ٹینک چاروا کی سمت سے حملہ آور ہورہے ہیں۔''

(از مضمون مطبوعہ ''نوائے وقت مورخہ 7/اپریل 2002ء)

چونڈہ بھارتی ٹینکوں کا قبرستان بن گیا

مندرجہ بالا عنوان کے تحت صحافی حامد علی خان لکھتے ہیں۔

''6 ستمبر 1965ء کو بھارتی فوج نے بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے رات کی تاریکی میں لاہور پر حملہ کردیا۔حملہ میں ناکامی اور لاہور فتح کرنے کا خواب پورا نہ ہونے پر 7 اور 8 ستمبر کی درمیانی رات کو عیار بھارتی فوج نے سیالکوٹ کی مشرقی سرحد پر ہینواں وائیں اور باجرہ گڑھی اور دیگر علاقوں پر آرمڈ اور تین انفنٹری بریگیڈوں کے ساتھ حملہ کیا۔جس پر سیالکوٹ میں تعینات 24 انفنٹری بریگیڈ نے بریگیڈئیر اے اے ملک (ہلال جرأت) (ھائے ری مصلحت اندیشی۔ پورا نام عبدالعلی ملک ہے۔ ناقل) کی قیادت کی ذمہ داریاں سنبھالیں .... دوسری جنگ عظیم کے بعد سب سے بڑی ٹینکوں کی جنگ بھی چونڈہ کے علاقہ میں لڑی گئی۔ٹینکوں کی اس بڑی جنگ میں پاکستان ایئر فورس کا کردار بھی کسی طور کم نہیں۔ 11 ستمبر کو ''چونڈہ'' دشمن کی زد میں آچکا تھا لیکن ہمارے بہادر فوجی جوانوں نے دشمن کی آہنی دیوار کو توڑ کر دیو ہیکل ٹینکوں کے منہ توڑ کر قلت و اکثریت کا امتیاز مٹادیا۔

(از کالم مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 6 ستمبر 2012ء۔ اشاعت خاص)

بھارت کا خطرناک منصوبہ اور حشر

سینئر مضمون نگار ساجد حسین ملک اپنے مضمون

''جنگ ستمبر .... گاہے بگاہے باز خواں'' میں لکھتے ہیں۔

''سیالکوٹ کے محاذ پر دشمن اپنے فرسٹ آرمڈ ڈویژن ''فخر ہند'' کی ٹینک رجمنٹوں کی پوری قوت کے ساتھ اس امید پر حملہ آور ہوا تھا کہ وہ گوجرانوالہ تک ہر چیز کو روندتا ہوا لاہور کے عقب میں جی ٹی روڈ پر جا پہنچے گا۔ لیکن چونڈہ کا میدان اس کے ''فخر ہند'' ڈویژن کے شرمن ٹینکوں کا قبرستان بن گیا اور اس کے آگے بڑھنے کا منصوبہ ایک ڈراؤنے خواب کا روپ دھار گیا۔''

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 6 ستمبر 2012ء ادارتی صفحہ کالم نمبر 2،3)

چونڈہ کے محاذ پر معجزے

نوائے وقت سٹاف کے سینئر عہدیدار جاوید صدیق کا مضمون ''کشمیر ابھی ایجنڈے پر موجود ہے!'' 7 ستمبر 2012ء کی اشاعت میں شامل ہے۔ مضمون نگار پہلے کالم میں رقمطراز ہیں۔

''1965ء کو جنگ ستمبر کے غازیوں اور شہداء کے عزیزوں نے جی ایچ کیو آڈیٹوریم میں منعقد ہونے والی تقریب کا ماحول بے حد جذباتی بنا دیا تھا۔ میجر جنرل (ر) شفیق احمد نے چونڈہ کے محاذ پر پاک فوج کے جوانوں کے بھارتی سورماؤں سے ہونے والے معرکے کی روئیداد سنائی اور بڑی داد سمیٹی، میجر جنرل شفیق کو جنگ ستمبر میں بہادری اور جرأت پر ستارہ جرأت دیا گیا تھا (ان) کا کہنا تھا کہ اس جنگ میں بعض معجزے رونما ہوئے تھے۔ چونڈہ کے محاذ پر بھارت کے دو ماؤنٹین ڈویژن نے حملہ کیا تھا لیکن خدا کی قدرت تھی کہ 18 اور 19 ستمبر 1965ء کو چونڈہ پر حملہ کرنے والا ایک بھارتی بریگیڈیئر (مع) 26 بریگیڈ راستہ بھول گیا اور پوری رات یہ بریگیڈ اندھیرے میں بھٹکتا رہا۔ اس بریگیڈ کی ناکامی پر بھارتی فوج نے اس کے کمانڈر بریگیڈیئر مہندر کو بطور سزا ڈیموٹ کر دیا تھا۔''

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 7 ستمبر 2012ء کالم نمبر 1)

ایک اور معجزہ

میجر جنرل (ر) شفیق احمد کا بیان کردہ مندرجہ بالا واقعہ پڑھ کر ہمیں ایک اور معجزہ یاد آ گیا جو جماعت کے مخالف مضمون نگار میجر (ر) امیر افضل اپنے سارے تعصب وبغض کے باوجود لکھنے پر مجبور ہوئے۔ اپنے مضمون مطبوعہ نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 12 جنوری 2003ء میں میجر (ر) امیر افضل لکھتے ہیں۔

''معجزہ یہ ہوا کہ 24 بریگیڈ کی یونٹیں جب حرکت میں تھیں تو ان کا پیش قدمی کرنے والے دشمن کے ساتھ ٹکراؤ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمارے آقاؐ کی سنت کے مطابق ''حرکتی دفاع'' بنا دیا اور دشمن کے ہراول دستے ایسے پاش پاش ہو کر پسپا ہوئے کہ کرنل جمشید اور میجر محمد حسین ملک نے ان کا دور دور تک تعاقب بھی کیا۔''

متذکرہ 24 بریگیڈ کا کمانڈر کون تھا۔

اس سوال کا جواب بھی میجر (ر) امیر افضل کی زبانی سنتے ہیں:

''24 بریگیڈ کا کمانڈر تو اختر ملک کا چھوٹا بھائی عبدالعلی ملک تھا۔''

(مضمون از میجر (ر) امیر افضل مطبوعہ نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 12 جنوری 2003ء ص 10 کالم نمبر 2)

بھارت کی شکست فاش

پیپلز پارٹی کے سابق سینئر عہدیدار (اور جیالے) مطلوب وڑائچ اپنے کالم ''گلوبل ویلج'' (مطبوعہ 17/اپریل 2012ء) میں تحریر کرتے ہیں۔

''ابھی ماضی قریب کی ہی بات ہے جب ہمارے مکار دشمن بھارت نے ستمبر 1965ء رات کی تاریکی میں ہم پہ جنگ تھوپ دی تھی جبکہ ہم بے خبری میں سوئے ہوئے تھے ہم پر حملہ کر کے ہم پاکستانیوں کی غیرت کو للکارا تھا اور صبح کا ناشتہ بھارتی فوج نے لاہور میں کرنے کا سوچا تھا مگر ہمارے دلیر اور بہادر جوان دشمن کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن گئے اور ناشتے کا خواب دیکھنے والی بھارتی فوج کو انہی کے علاقے میں میلوں پیچھے دور تک دھکیل دیا۔ پھر چھمب جوڑیاں کے محاذ پر دشمن کو شکست فاش ہوئی۔ چونڈہ کے محاذ پر جہاں دشمنوں نے ٹینکوں کی بڑی کھیپ کے ساتھ حملہ کر کے پاکستان کو درمیان سے کاٹنے کی کوشش کی تھی۔ یہ جنگوں کی تاریخ میں ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی تھی تو ہماری پاک افواج کے بہادر سپاہی خوشی بخوشی اپنے سینوں سے بم باندھ کر ٹینکوں کے نیچے جا گھسے اور دشمن کے ٹینکوں کی یلغار کو نیست و نابود کر دیا اور دوسری طرف پاکستان کے کروڑوں عوام نے بھی اسی جذبے سے اپنے فوجی جوانوں کو سپورٹ کیا تھا۔''

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 17/اپریل 2012ء کالم نمبر 2،3)

باقی صفحہ 6 پر

ڈاکٹر مرزا اختیار بیگ کے کالم سے ماخوذ

دنیا بھر میں منشیات کا مذموم کاروبار

ایک تخمینے کے مطابق تقریباً 200 ٹن ہیروئن جس کی عالمی مارکیٹ میں مالیت 25 سے 30 بلین ڈالر ہے سالانہ پاکستان کے راستے سمگل کی جاتی ہے۔ عالمی منڈی میں ایک کلو ہیروئن کی قیمت افغانستان میں تقریباً 2 ہزار ڈالر، پاکستان میں 4 ہزار ڈالر، آسٹریلیا میں 3 لاکھ 76 ہزار ڈالر، کینیڈا میں 3 لاکھ 25 ہزار ڈالر، جاپان میں 2 لاکھ 55 ہزار ڈالر، امریکہ میں ایک لاکھ 31 ہزار ڈالر، یورپ میں 1 لاکھ ڈالر، روس میں 96 ہزار ڈالر اور سعودی عرب میں 52 ہزار ڈالر ہے۔ افغانستان میں ہیروئن کی کاشت کرنے پر ایک کاشتکار کو گیہوں کاشت کرنے کے مقابلے میں 6 گنا زیادہ منافع حاصل ہوتا ہے۔ عالمی مارکیٹ میں ہیروئن کی قیمت کا دارومدار طلب اور رسد پر ہے۔ 80 ارب ڈالر کی ہیروئن کی تجارت سے کاشتکار کو صرف ایک ارب ڈالر حاصل ہوتا ہے اور باقی رقم منشیات فروشوں کو حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح کوکین کی 90 ارب ڈالر کی کاشت سے کاشتکاروں کو صرف 1.5 ارب ڈالر حاصل ہوتا ہے جبکہ باقی رقم منشیات فروشوں کے مافیا کو حاصل ہوتی ہے۔

انسداد منشیات کے عالمی قوانین پر عملدرآمد کرانے کی ایجنسی FLEC کے سربراہ روش کوتے کے مطابق منشیات کے سمگلرز پہلے کے مقابلے میں ہر سال زیادہ طاقتور ہوتے جا رہے ہیں اور منشیات فروخت کرنے کی نئی منڈیاں اور راستے دریافت کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ منشیات فروش سمگلنگ سے حاصل ہونے والی خطیر رقم کی منی لانڈرنگ کے جدید طریقے اختیار کر رہے ہیں۔

اسلام آباد میں قائم FLEC کا مقصد پاکستان میں منشیات کی روک تھام اور اس کی فروخت پر قابو پانا ہے۔ ادارے کے سربراہ روش کوتے کے وزیٹنگ کارڈ پر ایک گھوڑے پر سوار قانون نافذ کرنے والے اہلکار کو دکھایا گیا ہے جو اس ادارے کی سرگرمیوں کی ترجمانی کرتا ہے۔ برطانوی اخبار ''ڈیلی میل'' کی رپورٹ کے مطابق 17 لاکھ افراد کے ٹیسٹ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ میں گزشتہ 5 سال کے دوران دفتری اوقات کار کے دوران نشے کی حالت میں کام کرنے والے ملازمین جن میں سرجن، اساتذہ اور ڈرائیورز بھی شامل ہیں کی شرح بڑھ کر 10 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے جن کا پیشہ وارانہ خدمات کے دوران نشے کی حالت میں رہنا نہایت خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔

پاکستان میں نشے کا استعمال اس قدر عام ہو چکا ہے کہ ہماری نوجوان نسل ہیروئن اور دیگر نشہ آور انجکشنوں کی عادی ہو چکی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں منشیات استعمال کرنے والوں کی تعداد ایک کروڑ تک پہنچ گئی ہے جس میں 10 فیصد خواتین شامل ہیں اور ان میں سے 6 فیصد کا تعلق پڑھے لکھے طبقے سے ہے جو زیادہ تر کالج اور یونیورسٹی کے طلباء و طالبات ہیں۔ پاکستان میں منشیات کے عادی 80 فیصد مردوں اور 20 فیصد عورتوں پر کئے گئے ایک سروے کے مطابق 25 فیصد لوگوں نے زندگی میں ناکامی کی وجہ سے منشیات کا استعمال کیا، 22.5 فیصد لوگوں نے بری صحبت اور 7.5 فیصد لوگوں نے خود کو پُرسکون رکھنے، گھریلو پریشانیوں اور بیروزگاری کی وجہ سے نشے کا استعمال کیا جبکہ 2.5 فیصد نوجوان نسل نے منشیات کو ''فیشن'' قرار دیا۔ شہر کے گلی کوچوں، چوراہوں اور ٹریفک سگنلوں پر جو لوگ بھیک مانگتے ہیں ان میں سے 50 فیصد بھیک مانگتے وقت بھی نشے کی حالت میں ہوتے ہیں۔ ابتدائی طور پر نشے کو اعصابی سکون حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ انسان اس کا عادی ہو جاتا ہے اور بہت جلد موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔ زندگی کے مختلف شعبے سے تعلق رکھنے والی بیشمار عالمی شخصیات کی منشیات کے استعمال سے موت واقع ہوئی جن میں معروف گلوکار ایلوس پریسلے اور مائیکل جیکسن بھی شامل ہیں۔

منشیات کے استعمال سے جسم میں پانی کی قلت رہنے لگتی ہے، اس کی وجہ سے معدہ بھی سکڑنا شروع ہو جاتا ہے، بھوک ختم ہو جاتی ہے، مریض کھا رہا ہوتا ہے مگر جسم پر فاقہ کشی لگنے لگتی ہے جس کا اثر خون بنانے والے اجزا پر پڑتا ہے جس کی وجہ سے نشے کے عادی افراد بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ منشیات کے حصول کے لئے منشیات کے عادی افراد کو پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے جس کے لئے یہ لوگ اکثر چوری، دہشت گردی اور دیگر جرائم میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ نشے کے استعمال سے انسان کچھ دیر کے لئے ٹینشن سے آزاد تو ہو جاتا ہے اور غنودگی میں چلا جاتا ہے لیکن نشہ اسے سوچنے کی صلاحیت سے محروم کر دیتا ہے اور اس حالت میں وہ کوئی بھی غیر اخلاقی فعل یا بڑا جرم کر سکتا ہے، اسی وجہ سے مذہب اسلام نے نشے کی سخت ممانعت کی ہے۔

منشیات کنٹرول بورڈ کے حالیہ جائزے کے مطابق ہر قسم کی منشیات کے عادی افراد کی تعداد ایک کروڑ چالیس لاکھ سے زائد ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق ہر سال 46 ہزار سے 2 لاکھ تک ایڈز سے متاثرہ مریض منشیات کے انجکشن استعمال کرتے ہیں۔

(روزنامہ جنگ 16 جولائی 2012ء)

Ok 08-12-2012

مکرم عزیز احمد طاہر صاحب

مکرم سید محمد اشرف شاہ صاحب کا ذکرِ خیر

17/اپریل 1964ء میں اپنی ملازمت کے سلسلہ میں خاکسار جب ٹوبہ ٹیک سنگھ گیا تو مقامی بیت میں سب سے پہلے جن دوستوں سے ملاقات ہوئی ان میں ایک دوست مکرم سید محمد اشرف شاہ صاحب بھی تھے۔ آپ نے بڑی گرم جوشی سے مجھے خوش آمدید کہا۔ جب میں نے آپ کو بتایا کہ مقامی کالج میں بطور لیکچرار اکنامکس میری تقرری ہوئی ہے تو آپ نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر میں نووارد ہونے کی بناء پر ہر ممکن مدد کی پیشکش کی۔ آپ بیت الذکر میں پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرتے اور جماعتی مسائل کو حل کرنے کے سلسلہ میں بھرپور تعاون کرتے۔ جماعتی چندہ جات باقاعدگی سے بروقت ادا کرتے۔ اس کے علاوہ مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جب بھی رقم کی ضرورت ہوتی تو فراخدلی سے حصہ لیتے۔

عموماً چھوٹے شہروں اور قصبات میں کرایہ پر مناسب مکان کے حصول میں مشکلات پیش آتی ہیں کیونکہ ایسے شہروں میں لوگ عام طور پر کرایہ پر دینے کے لئے کم مکان تعمیر کرتے ہیں۔ پھر یہ مکان نہ تو بنیادی ضروریات کو مدنظر رکھ کر تعمیر کئے جاتے ہیں اور نہ ہی تعمیر کا معیار بہتر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مالک مکان کی ناجائز شرائط کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ خاکسار نے اپنی اس مشکل کا ذکر شاہ صاحب سے کیا۔ آپ نے مشورہ دیا کہ میں 5 مرلہ کا ایک پلاٹ خرید کر آغاز میں چند کمرے تعمیر کر کے اس میں رہائش اختیار کرلوں اور پھر بعد میں ضرورت کے مطابق مزید کمرے تیار کرلوں۔ اس طرح میں اپنی حسب منشاء اپنے وسائل کو مدنظر رکھ کر نہ صرف ذاتی مکان تعمیر کرلوں گا بلکہ مالک مکان کی ناجائز شرائط اور کرایہ مکان کی ادائیگی سے بھی بچ جاؤں گا۔ پیشہ کے اعتبار سے آپ عرائض نویس تھے لہٰذا مناسب قیمت پر پلاٹ کی خریداری کے سلسلے میں آپ نے ہر ممکن مدد کا وعدہ فرمایا۔ آپ کا مشورہ ہمیں بے حد پسند آیا اور ہم نے موسم گرما کی تعطیلات میں ہی مکان تعمیر کرنے کا فیصلہ کرلیا اور شاہ صاحب کو ایک پانچ مرلہ پلاٹ کی خریداری کے لئے کہہ دیا۔ اچانک ہمیں دس روز کے لئے ایک ضروری کام کے سلسلہ میں ٹوبہ ٹیک سنگھ سے باہر جانا پڑا۔ پلاٹ کی خریداری کے لئے ہم شاہ صاحب کو ابتدائی رقم (بیعانہ) بھی دے کر نہ گئے۔ لیکن اس کے باوجود ہماری واپسی پر شاہ صاحب نے ہمارے لئے پلاٹ کا انتظام کر رکھا تھا۔ رقم کی ادائیگی کے بعد پلاٹ کی خریداری کے سلسلہ میں تمام ضروری کارروائی شاہ صاحب نے ایک دو روز میں ہی مکمل کرلی اور موسم گرما کی تعطیلات میں ہی ہم اپنے چھوٹے سے لیکن بنیادی ضروریات پورا کرنے والے ذاتی مکان میں شفٹ ہوگئے۔

شاہ صاحب کا اپنا ذاتی مکان اسی گلی میں ہمارے مکان سے کچھ فاصلے پر تھا۔ شاہ صاحب اور ان کے گھر والوں کے ساتھ ہمارے تعلقات بہت گہرے ہوگئے۔ شاہ صاحب کی بچیاں سکول اوقات کے بعد ہمارے گھر آجاتیں۔ آپ کی بعض بچیوں نے اپنی پڑھائی کے معاملات میں میری بیوی سے رہنمائی بھی حاصل کی۔ میری بیوی سرکاری سکول میں درس تدریس کے شعبے سے منسلک تھی۔ وقتاً فوقتاً ہم اور ہمارے بچے بھی شاہ صاحب کے گھر چلے جاتے۔

شاہ صاحب چونکہ آغاز ہی سے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مقیم تھے۔ اس لئے وہ مقامی جماعتی مسائل سے پوری طرح آگاہ تھے۔ ان مسائل کو حل کرنے کے سلسلہ میں ہر قسم کا تعاون پیش کرتے۔ جب آپ سے کسی معاملہ میں مشورہ طلب کیا جاتا تو صائب مشورہ دیتے۔ جماعتی وقار کا بہت خیال رکھتے۔ مرکز سے آنے والے نمائندگان کا بہت احترام کرتے اور ان کے ساتھ مکمل تعاون کرتے۔ مرکز سے آنے والے حکم پر پوری طرح عمل کرتے۔ آپ کی یہ شدید خواہش تھی کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لوگ جماعت احمدیہ کے افراد کے کردار اور لین دین کے معاملات کے بارہ میں اچھی رائے قائم کریں۔ خاکسار جب کبھی کسی کام کے سلسلہ میں شاہ صاحب سے ملنے احاطہ کچہری جاتا تو محسوس کرتا کہ دوسرے غیراز جماعت عرائض نویس شاہ صاحب کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ اسی طرح محلّہ میں بھی غیراز جماعت احباب شاہ صاحب کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آتے۔

خاکسار جب سیکرٹری مال تھا تو شاہ صاحب چندہ جات کی ادائیگی میں اس حد تک باقاعدہ تھے کہ اپنے ہر روز کی آمد کا 1/10 علیحدہ رکھ لیتے اور جب احاطہ کچہری سے گھر واپس آتے تو پہلے میرے گھر آکر چندہ کی ادائیگی کرتے۔ آپ کا کہنا تھا کہ چندہ کی رقم کی فوری ادائیگی ضروری ہے۔ ورنہ یہ رقم گھر کے اخراجات پورے کرنے میں خرچ ہوسکتی ہے۔ اس طرح بعد میں ادائیگی مشکل ہوجاتی ہے۔

آپ نے دیگر مختلف جماعتی عہدوں کے علاوہ بطور سیکرٹری مال اور بطور صدر جماعت بھی کام کیا ہے۔ جب آپ سیکرٹری مال تھے تو وصول شدہ چندہ بروقت مرکز ارسال کرتے۔ بطور صدر جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ پانچ سال کام کیا اور علالت کے باوجود اپنے فرائض نہایت احسن رنگ میں ادا کرتے رہے۔ آپ وضعدار، بے لوث اور بااصول شخص تھے۔ زندگی کے معاملات میں اپنے وضع کردہ اصولوں پر ہمیشہ کاربند رہے۔ آپ بے خوف اور نڈر احمدی تھے۔ آپ ڈسٹرکٹ جیل جھنگ میں کلمہ کیس میں ایک ماہ اسیر راہ مولیٰ رہے۔ آپ کے پاس جو لوگ بھی اپنے کام سے آتے ان کو دعوت الی اللہ دینا اپنا فرض سمجھتے۔ آپ محنت کی عظمت پر یقین رکھتے تھے۔ آپ باقاعدگی کے ساتھ روزنامہ الفضل پڑھتے۔ کتب حضرت مسیح موعود اور دیگر جماعتی کتب ہر وقت آپ کے زیر مطالعہ رہتیں۔

آپ کو حکمت سے بھی شغف تھا۔ حکمت کی کتب نہ صرف مطالعہ کرتے بلکہ اکثر گھریلو استعمال اور ضرورت مند مریضوں میں مفت تقسیم کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی دوا بناتے رہتے۔ مفرد ادویات کی تاثیر اور طریقہ استعمال کے سلسلہ میں اکثر آپ مجھے بڑے مفید مشورے دیتے۔ آپ کی نیک اور خدمت گزار بیوی 11 جنوری 2001ء کو اچانک وفات پاگئیں۔ دسمبر 2005ء میں ڈائریا اور نمونیا کے باعث بیمار ہوئے اور 18 دسمبر 2005ء کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ موصی تھے۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت فرمائے آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

(آمین)

بقیہ صفحہ 5 جنرل اختر حسین ملک و عبدالعلی ملک صاحب

معرکہ چونڈہ اور جنرل عبدالعلی ملک کی منظوم تصویر کشی

جنرل عبدالعلی کی ایک پُر لطف نظم کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

اصحاب فیل آئے بصد اہتمام جنگ
تسخیر ارض پاک کی دل میں لئے امنگ
اعلان جنگ کرنے کی ہمت نہ کر سکے
مارا شب سیاہ میں مارِ سیہ سا ڈنگ
لوگوں کے ساتھ اڑ گئے فولاد کے گنیش
کٹ کر گرے فضاؤں میں طیارے چوں پتنگ
ارض چونڈہ مرگھٹ ''اصحاب فیل'' ہے
تائید ایزدی کے نرالے ہیں رنگ ڈھنگ

آہ 1965ء کا جذبہ اور اتحاد کہاں گیا؟

1۔ نوائے وقت گروپ کے ایڈیٹر انچیف مجید نظامی بیان کرتے ہیں۔

''1965ء کی جنگ میں قوم کے اتحاد کا آخری مظاہرہ تھا۔ اصل میں ہم پاکستان بنانے کے بعد قومیتوں بلکہ صوبائی قومیتوں میں تبدیل ہوگئے۔''

(بیاں مجید نظامی صاحب مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 30/اپریل 2000ء ص5)

2۔ اہل علم و دانش کالم نویس ڈاکٹر محمد اجمل نیازی لکھتے ہیں۔

''6 ستمبر (1965ء۔ ناقل) کے دن ہم نے وطن کو مل کر چاہا تھا۔ یہ جذبہ انفرادی خواہشوں میں گم ہوتا جارہا ہے۔ ریڈیو پاکستان ایک میدان جنگ میں گیا تھا.......... کاش ہم پھر ایک زندہ قوم بن جائیں۔''

3۔ علمی و ادبی شخصیت ڈاکٹر حسین احمد پراچہ اپنے مضمون ''جنگ ستمبر کے ایک ہیرو سے ملاقات'' میں رقمطراز ہیں۔

''1965ء کی جنگ سے ایک بار پھر ساری قوم سیسہ پلائی دیوار بن گئی تھی .... بیرونی جارحیت کے مقابلے میں اپوزیشن سمیت ساری قوم ایوب خان کے ساتھ کھڑی تھی...... 1965ء کے جنگ کے ہیرو ایم۔ ایم۔ عالم کے ساتھ اس وقت کے فلائیٹ لیفٹیننٹ امتیاز بھٹی بھی (حال ائیر کموڈر (ر) ناقل) یہی سمجھتے ہیں کہ قوم کے بہت سارے مسائل کا حل یہی ہے کہ قوم میں 1965ء والا جذبہ دوبارہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔''

(از مضمون نوائے وقت مورخہ 9 ستمبر 2012ء ادارتی صفحہ)

سوچنے کی ایک بات

ہم بصد ادب قوم کے خواص و عوام سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ ایوب خان کے دور کے بعد کیا کیا تبدیلیاں ہوتی گئیں کہ نوبت یہاں آگئی ہے۔ یعنی

کیا بات ہوئی کیا بات بنی قسمت کے بگڑنے سے پہلے!

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم محمد انعام بٹ صاحب مرید کے ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم لقمان احمد بٹ صاحب کو مورخہ 2 جنوری 2013ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل فرماتے ہوئے فریدہ لقمان نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم حبیب احمد بٹ صاحب مرید کے ضلع شیخوپورہ کی پوتی اور مکرم منور احمد بٹ صاحب مرحوم تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر آن حامی و ناصر ہو اور نومولودہ کو خادمہ دین، صالحہ، قانتہ، نیک نصیب والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مجیب احمد طاہر صاحب صدر محلّہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے محلّہ کے سیکرٹری تحریک جدید مکرم چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ مورخہ 9 جنوری 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ 11 جنوری کو بعد نماز جمعہ مرحوم کی نماز جنازہ بیت مبارک ربوہ میں مکرم مولانا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے دعا کرائی۔ محترم باجوہ صاحب 1935ء کو چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ خلافت ثانیہ میں بیعت کی سعادت پائی۔ آپ لمبا عرصہ پاکستان ائیرفورس میں بطور وارنٹ آفیسر خدمات بجالاتے رہے۔ 1972ء میں ائیرفورس سے فارغ ہو کر کویت چلے گئے جہاں 1984ء تک مقیم رہے۔ وہاں آپ جماعت کے فعال ممبر تھے۔ ان کی رہائش گاہ ہی نماز سنٹر تھا۔ جمعہ کا خطبہ بھی لوکل جماعت میں آپ ہی دیتے تھے۔ 1984ء میں پاکستان واپسی کے بعد محلّہ دارالعلوم غربی کی سطح پر بطور سیکرٹری تحریک جدید تا دم واپسیں ربع صدی تک اس شعبہ میں نہایت اعلیٰ خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو محلّہ کی سطح پر سیکرٹری تحریک جدید کے علاوہ نائب صدر محلّہ، سیکرٹری امور عامہ اور زعیم انصاراللہ کے طور پر بھی خدمات کی سعادت ملی۔ آپ کی خدمات دینیہ میں حسن ترتیب، نفاست اور مفوضہ کام کی تکمیل کے بعد بروقت صحیح اعداد و شمار کے ساتھ رپورٹ جمع کرانا نمایاں اوصاف تھے اور عمر کے آخری حصہ میں باوجود شدید عدالت کے بیت الذکر سے رابطہ اور جماعتی فرائض کی ادائیگی سرانجام دیتے رہے۔ مجلس عاملہ محلّہ کے منفرد اوصاف کے حامل مثالی سیکرٹری تھے۔ 1992ء تا دم وفات وکالت وقف نو ربوہ میں قریباً 20 سال تک بطور رضا کارکن خدمات بجا لاتے رہے اور دفتر کے شعبہ ریکارڈ اور فائلنگ سسٹم کو بڑی مہارت سے ترتیب دیا۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 5 بیٹے اور 4 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ بچے سب شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم خالد محمود صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ محترمہ نذیراں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم جمال دین صاحب مرحوم بقضائے الٰہی بعمر 71 سال مورخہ 9 جنوری 2013ء کو انتقال کر گئیں پہلے ان کی نماز جنازہ بیت الذکر کلر آبادی گوجرانوالہ میں ادا کی گئی۔ بوجہ موصیہ ہونے کے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 10 جنوری 2013ء کو ان کی نماز جنازہ بعد نماز فجر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نیک سیرت، ہر دلعزیز، وفا شعار، نمازوں کی پابند، خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق رکھنے والی، خاندان میں ملنساری اور مہمان نوازی میں ایک الگ پہچان رکھنے والی تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں 4 بیٹے مکرم ظہور احمد صاحب گوجرانوالہ، مکرم محمد بوٹا صاحب جرمنی، مکرم افتخار احمد صاحب گوجرانوالہ، مکرم محمد یوسف صاحب گوجرانوالہ، دو بیٹیاں محترمہ پروین صاحبہ زوجہ مکرم احسان اللہ صاحب گوجرانوالہ اور مکرمہ زیب النساء صاحبہ زوجہ مکرم محمد اصغر صاحب جرمنی سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت اور جنت الفردوس میں جگہ بخشے، درجات کو ہمیشہ بلند فرماتا رہے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ہر آن ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم طارق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ آنبہ نوریہ ضلع شیخوپورہ سے اطلاع دیتے ہیں۔

ہماری جماعت کے ایک بزرگ مکرم چوہدری رشید الدین ورک صاحب ولد مکرم محمد اسماعیل صاحب ورک مورخہ یکم جنوری 2013ء کو بعمر 75 سال وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 2 جنوری 2013ء کو محترم رانا وسیم احمد صاحب مربی ضلع شیخوپورہ نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ مرحوم بہت ہی مخلص نڈر اور فدائی احمدی تھے۔ پورے علاقے میں آپ کا خاص رعب و دبدبہ تھا۔ نماز کے بہت پابند تھے۔ آجکل سخت سردی میں بھی فجر کی نماز بیت الذکر میں آ کر ادا کرنے کی کوشش کرتے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے دادا مکرم چوہدری احمد دین ورک صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ آپ نے اپنی یادگار بیوہ، ایک بھائی، 5 بیٹے اور 4 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ساری اولاد شادی شدہ اور صاحب اولاد ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے، اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اپنا رزلٹ کارڈ لے جائیں

مندرجہ ذیل افراد کے کلاس دہم فیصل آباد بورڈ کے رزلٹ کارڈز نظارت تعلیم میں موصول ہوئے ہیں وہ نظارت تعلیم سے حاصل کر لیں۔

1۔ تاسیر احمد ولد نذیر احمد رول نمبر: 135805

2۔ رانا آفاق الرحمٰن ولد خلیل الرحمٰن طاہر رول نمبر: 135806

3۔ علی رضا ولد محمد اسحاق رول نمبر 135087

4۔ ملک عبدالسمیع ولد عبدالمصور رول نمبر: 135808

(نظارت تعلیم)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

(بقیہ از صفحہ 2: رسول کریم ﷺ کے حالات)

کے ساتھ ہے۔ جب گھر والا باہر نکلا تو آپ نے اُس سے کہا کہ آپ نے ہمیں پانچ آدمیوں کو دعوت کیلئے بلایا تھا آپ چاہیں تو اِس کو بھی اجازت دے دیں اور چاہیں تو اِس کو رخصت کر دیں۔ گھر والے نے کہا نہیں میں اِن کی بھی دعوت کرتا ہوں یہ بھی اندر آ جائیں۔

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب الرجل یدعی الی طعام)

جب آپ کھانا کھاتے تو ہمیشہ بِسْمِ اللّٰہِ کہہ کر شروع کیا کرتے تھے اور جب کھانا کھا کر فارغ ہوتے تو ان الفاظ میں خدا کی تعریف فرماتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مُکْفِیٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنِی عَنْہُ رَبَّنَا۔

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب مایقول اذا فرغ من طعامہ)

یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے جس نے ہمیں کھانا عطا کیا۔ بہت بہت تعریف، ہر قسم کی ملونی سے خالی تعریف، بڑھتی رہنے والی تعریف۔ ایسی تعریف نہیں جس کے بعد انسان سمجھے کہ بس میں تعریف کافی کر چکا بلکہ یہ سمجھے کہ میں نے تعریف کرنے کا حق ادا نہیں کیا اور کبھی تعریف بس نہ کرے۔ اور کبھی میرے دل میں یہ خیال نہ گزرے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی ایسا کام بھی ہے جس کی تعریف کی ضرورت نہیں یا جو تعریف کا مستحق نہیں۔ اے ہمارے ربّ! ہمیں ایسا ہی بنا دے۔ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ آپ کبھی ان الفاظ میں دعا کرتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانَا وَاَرْوَانَا غَیْرَ مُکْفِیٍّ وَلَا مَکْفُوْرٍ

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب مایقول اذا فرغ من طعامہ)

یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے جس نے ہماری بھوک اور پیاس دور کی۔ ہمارا دل اُس کی تعریف سے کبھی نہ بھرے اور ہم اُس کی کبھی ناشکری نہ کریں۔

آپ ہمیشہ اپنے صحابہ کو نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ پیٹ بھرنے سے پہلے کھانا چھوڑ دو اور فرماتے تھے ایک انسان کا کھانا دو انسانوں کے لئے کافی ہونا چاہئے۔

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب طعام الواحد یکفی الاثنین)

جب کبھی آپ کے گھر میں کوئی اچھی چیز پکتی تو آپ ہمیشہ اپنے گھر والوں کو نصیحت کرتے تھے کہ اپنے ہمسایوں کا بھی خیال رکھو۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب الوصیۃ بالجار والاحسان الیہ)

اسی طرح اپنے ہمسایوں کے گھروں میں آپ اکثر ہدیہ بھجواتے رہتے تھے۔

(بخاری کتاب الادب باب لا تحقرن جارۃ بجارتھا)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

23 جنوری 2013ء

12:30 am	عربی سروس
1:35 am	ان سائیٹ
2:00 am	علم الابدان
2:35 am	Australian Flora & Fauna
3:15 am	سیرت النبی ﷺ
4:00 am	سوال وجواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اوردرس حدیث
5:55 am	یسرنا القرآن
6:20 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2008ء
7:15 am	فرنچ پروگرام
7:55 am	Australian Flora & Fauna
8:40 am	علم الابدان
9:15 am	سیرت النبی ﷺ
9:45 am	لقاءمع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اوردرس
11:35 am	الترتیل
12:00 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2008ء
1:25 pm	ریئل ٹاک
1:55 pm	سوال وجواب
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سواحیلی سروس
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم اوردرس
5:45 pm	الترتیل
6:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مارچ 2007ء
7:10 pm	بنگلہ پروگرام
8:15 pm	فقہی مسائل
8:40 pm	کڈز ٹائم
9:15 pm	فیتھ میٹرز
10:15 pm	میدان عمل کی کہانی
10:55 pm	الترتیل
11:20 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:40 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2008ء

24 جنوری 2013ء

12:35 am	ریئل ٹاک
1:35 am	فقہی مسائل
2:00 am	کڈز ٹائم
2:35 am	میدان عمل کی کہانی
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مارچ 2007ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	الترتیل
6:10 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2008ء
7:05 am	فقہی مسائل
7:30 am	مشاعرہ
8:40 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاءمع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اوردرس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	دورہ حضور انور
1:15 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:20 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:25 pm	انڈونیشین سروس
4:25 pm	پشتو سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم اوردرس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	Shotter Shondhane LIVE
9:05 pm	Maseer-e-Shahindgan
9:35 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:10 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	حضورانور کا بریڈفورڈ یوکے کا دورہ

خبریں

شمالی آرکٹک پر آئندہ چار برس میں برف مکمل پگھل جائے گی برطانوی ماہرین

ماحولیات کے مطابق بحرمنجمد شمالی پر آرکٹک سی کی برف آئندہ چار برس کے اندر مکمل طور پر پگھل جائے گی۔ کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر پیٹر ویڈ ہامز نے کہا کہ موسمیاتی تبدیلیوں پر قابو پانے کیلئے ہمارے پاس اب دہائیاں نہیں بلکہ چند برسوں کا ہی وقت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس حوالے سے فوری اقدامات کی ضرورت ہے۔ بحرمنجمد شمالی بہت تیزی سے موسم گرما کے دوران پگھل رہا ہے جس کی بنیادی وجہ عالمی درجہ حرارت میں اضافہ ہے۔ ان کے مطابق 2015ء یا 2016ء کے موسم گرما میں آرکٹک سی مکمل طور پر برف سے خالی ہو جائے گا تاہم موسم سرما میں وہاں برف جمع ہوا کرے گی۔

(روزنامہ جنگ لاہور یکم نومبر 2012ء)

بلی کے ذریعہ 2000 سال پرانے مقبرے کی دریافت

اٹلی کے ایک شہر میں پالتو بلی نے دوہزار سال قدیم مقبرہ دریافت کرلیا۔ بتایا گیا ہے کہ میرکو کرٹی نامی شخص اپنی بلی کے پیچھے پیچھے گاؤں کی گلیوں میں دوڑ رہا تھا، گاؤں سے کچھ باہر بلیوں کو پکڑنے کے بعد جب وہ وہاں موجود ایک مکان کے اندر گیا تو اس نے وہاں ایک مقبرہ اور ہڈیوں کا ڈھیر دیکھا، ماہرین آثار قدیمہ کے مطابق یہ مقبرہ پہلی اور دوسری صدی کے درمیانی ادوار کا ہے۔

(روزنامہ ''دنیا'' فیصل آباد 23/اکتوبر 2012ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 18۔جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	5:31

سمندر کے بیچوں بیچ بنا انوکھا لائٹ ہاؤس

کینیڈا میں سمندر کے بیچوں بیچ بنا انوکھا لائٹ ہاؤس جو سیاحوں کیلئے نہایت دلچسپی کا باعث ہے چاروں طرف سے سمندر میں گھرا ہونے کے باعث اس تک پہنچنے کیلئے صرف کشتی یا ہیلی کاپٹر ہی کا استعمال کیا جاتا ہے سمندر میں مدوجزر کے دنوں میں اس کی لہریں انتہائی خطرناک ہو جاتی ہیں جس کے باعث سیاحوں کی اس میں دلچسپی مزید بڑھ جاتی ہے ماہرین کے مطابق قدیم ہونے کے باعث یہ لائٹ ہاؤس کمزور بھی ہو گیا ہے تاہم بہت جلد اس کو مرمت کیلئے بند کر دیا جائے گا اور تعمیر نو کے کام کے بعد سیاحوں کیلئے دوبارہ کھولا جائے گا۔

(روزنامہ ''دنیا'' فیصل آباد 23/اکتوبر 2012ء)

گاڑیوں کو حادثات سے بچاؤ کا سسٹم بنا لیا گیا

جاپان کی ایک کمپنی نے حادثات سے بچاؤ کا ایسا سسٹم تیار کیا ہے جو ڈرائیور کے گاڑی ٹھیک نہ چلانے پر خود بخود گاڑی کا کنٹرول سنبھال لے گا۔ جاپانی موٹر ساز کمپنی نے آٹومیٹک ایمرجنسی سٹیرنگ سسٹم کے نام سے حادثات سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک حفاظتی نظام تیار کیا ہے۔ اس سسٹم کے تحت گاڑی میں خاص قسم کا کیمرہ، لیزر اور ریڈار نصب کیا جاتا ہے۔ یہ سب آلات گاڑی کے اردگرد کی چیزوں کو پرکھیں گے اور گاڑی کے سٹیرنگ کو کنٹرول کر کے حادثہ ہونے سے بچائیں گے۔ (روزنامہ جنگ 30/اکتوبر 2012ء)

تریاق مثانہ
کثرت پیشاب کی مفید ترین دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

سیل سیل سیل
لیڈیز، جینٹس اور بچگانہ جوتوں پر 17 جنوری بروز جمعرات سے محدود مدت کیلئے زبردست سیل
سیل بروز جمعہ بھی جاری رہے گی انشاءاللہ
کامران شوز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 476-215344

اٹھوال فیبرکس
سیل سیل سیل
گرم ورائٹی پر زبردست سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: الطاف احمد: 0333-7231544

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

FR-10

وردہ فیبرکس
گرم شال کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
سیل۔ سیل۔ سیل
وول گرم کھدر کاٹن لینن اور چائنہ کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل جاری ہے۔
عاطف احمد فون: 0333-6711362

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com